حضرت شیخ محمد محمت عادل الحقّانی

کی صحبت

علماء متقی لوگ ہیں

اسلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ۔ اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم۔ بسم اللہ الرحمان الرحیم۔

والصلاۃ والسلام علی رسولنا محمدٍ سیدُالاولین والاخرین۔ مدد یا رسول اللہِ' مدد یا اصحابِ رسول اللہ' مدد یا مشائخین شیخ عبد اللہ داغستانی' شیخ ناظم الحقانی۔ دستور۔ طریقتنا صحبہ والخیر فی الجمیہ۔

اللہ (ج ج) آپ سے راضی ہوں، آپ سب کو خوش آمدید۔ ہمارے پاس جو لوگ ہیں، بچے، جو علماء بنیں گے۔ اللہ (ج ج) اُن سب سے راضی ہوں۔ عالم ہونا، اللہ (ج ج) کے پاس ایک بہت بڑا مقام ہے۔ علماء، دو قسم کے ہوتے ہیں۔ انشاء اللہ، چونکہ، ہمارے بچے اللہ (ج ج) کے راستہ میں ہیں، اُن میں سچے علماء کی خصوصیات رونما ہوں گی۔ کیونکہ، علم، نفس کی تربیت کے بغیر نہیں ہو سکتا۔ ورنہ، یہ خود غرضی میں تبدیل ہو جاتا ہے۔ اور تکبر ظاہر ہوتا ہے۔ یہ نہ تو خود اُس شخص کے لئے کوئی فائدہ مند ہوتا ہے اور نہ ہی دوسروں کے لئے۔

اللہ کا شکر ہے کہ وہ، ہمارے شیخ مولانا (ق س)، ہمارے شیخ بابا کے راستہ پر چل رہے ہیں۔ یہ ہمارے رسول اللہ ﷺ کا راستہ ہے۔ شیخ مولانا فرماتے تھے کہ شامِ شریف کے علماء، متقی لوگ ہیں۔ شیخ مولانا، اللہ کا شکر ہے، اُس تقویٰ کو، سب کو، سارے بھائیوں کو دیے ہیں۔ بے شک جو علم حاصل کر رہے ہیں، وہ بہتر ہوں گے۔ جب وہ تقویٰ، وہ اللہ (ج ج) کا خوف، اُن میں موجود ہوتا ہے، وہ ہر کام ٹھیک کرتے ہیں۔ وہ اُمت کے کام آتے ہیں، خود کے لئے، اور جو طالبِ علم ہیں، اُن کے لئے بھی۔

جب ہم شامِ شریف میں پڑھتے تھے تب اساتذہ ہم سے پیسہ نہیں مانگتے تھے۔ وہ کہتے تھے، "ہماری صرف ایک شرط ہے اور وہ یہ ہے کہ تم جہاں کہیں جاؤ، اگر وہاں لوگ تم سے پوچھیں، اُن کو یہ علم سکھاؤ اور یہ تقویٰ سکھاؤ"۔ وہ کہتے تھے، "تم جب تک یہ کرتے رہو گے، ہم تم سے اور کچھ نہیں چاہتے، اور ہم اپنا حق حلال کرتے ہیں (یعنیٰ اپنی برکت)"۔ ہم پیسہ نہیں دیتے تھے۔ الٹا وہ ہم کو مدرسہ میں پیسہ دیتے تھے۔ وہ ہم کو ۲۰ لیرا، ہر مہینہ دیتے تھے۔ وہ، اُس وقت کافی پیسہ ہوتا تھا۔ آپ اُس سے تقریباً ایک سونے کا سکہ قرید سکتے ہو۔ اس طرح سے سوچیئے۔

بے شک، پیسہ کی کوئی خاص قدر نہیں رہی۔ ہم اُس وقت، اس کو گن کے رکھتے تھے۔ مبارک لوگ ہم کو تقریباً ایک سونے کے سکہ کی مقدار کا پیسہ دیتے تھے۔ لیکن یہ اہم نہیں۔ جو زیادہ اہم ہے، وہ یہ ہے کہ وہ لوگ اپنا تقویٰ دوسروں میں ڈالتے تھے، وہ اللہ (ج ج) کا خوف، حرام سے دور رکھنا۔ وہ بہت زیادہ قابلِ قدر ہے۔ اور یہ، انشاء اللہ، آپ، ان بچوں کو دیں گے۔ جو طالبِ علم نہیں، انشاء اللہ ہمارے سارے بھائی اس طرح بنیں گے۔ اللہ (ج ج) کا خوف، اسلام میں سب سے زیادہ قیمتی ہے۔ انشاء اللہ، یہ ہم سب کو نوازا جائے گا۔

حضرت شيخ محمد محمت عادل الحقّاني

کی صحبت

یہ راستہ ایک بہت خوبصورت راستہ ہے۔ یہ لوگوں کو روشن کرتا ہے، اُن کو خود کو نور دیتا ہے اور ہر جگہ نور پھیلاتا ہے۔ اگر ایک شخص کے پاس نور ہے، یہ ہر ایک کے لئے نور ہو جاتا ہے۔ اگر نہیں، اگر اندھیرا ہو، اگر ہم یہ کام اپنے فائدہ کے لئے کریں تو یہ اندھیرا بن جاتا ہے۔ اُس وقت یہ آپ کے لئے کوئی فائدہ نہیں دے گا۔ الٹا یہ دوہرا نقصان ہو گا۔ ایک عالم جو سزا پاتا ہے وہ، دوگنا زیادہ ہوتی ہے۔ ایک عام آدمی یا ایک جاہل نہیں جانتا، وہ انجانے میں یہ کر سکتا ہے۔ اگر ایک سزا اُس کو ملتی ہے تو یہ دوگنا، ایک عالم کو ملتی ہے۔ یہ ضرب ہوتی ہے۔

جیسے کہ ہم نے حدیث کے سبق میں اُس دن پڑھا تھا، جو قرآن شریف پڑھتے ہیں اور علم حاصل کرتے ہیں، اُن کو یہ اللہ (ج ج) کے واسطہ کرنا چاہئے۔ حافظوں کے لئے، اُن کو بھی بہت احتیاط کرنا چاہئے کیونکہ وہ قرآن رکھتے ہیں۔ اُن کو اپنے اخلاق کو قرآن کے اخلاق کے مطابق ڈھالنا ہے۔ اب، ہر کوئی اپنے بچوں کو حافظ بننے کے لئے بھیجتے ہیں۔ لیکن وہ بھی ایک بہت بڑا گناہ کا وبال ہے۔ وہ اس کو دو سال میں یاد کر لیتے ہیں اور آپ خوش ہو جاتے ہو لیکن وہ جو دو سال میں یاد کرتے ہیں، ایک سال کے اندر بھول جاتے ہیں۔

یہ بھی بہت اہم ہے کہ ہم اس کا بھی خیال رکھیں۔ اگر وہ کر سکتے ہیں تو اُن کو کرنے دیجئے۔ اگر وہ نہیں کر سکتے، تو اُن کو مدرسہ میں پڑھنے دیجئے۔ اگر وہ پانچ یا چھ پارے (جُز) یاد کر لئے، یہ کافی خوبصورت ہے کہ وہ اس کو نہ بھولیں۔ یہ ایک گناہ گار عمل ہے کہ وہ پوری قرآن یاد کریں لیکن پھر بھول جائیں۔ سب سے کم، تین، چار (جُز) پارے، پانچ پارے، یا جتنا بھی آسانی سے وہ یاد کر سکتے ہیں، بہتر ہے۔ اُن کو یہ بھولے بغیر جاری رکھنا ہے۔ اللہ (ج ج) آپ سب سے راضی ہوں۔ آپ کا فیض بڑھے۔ ہمارے شیخ کی ہمت ہمارے ساتھ ہو۔

الفاتحہ۔

اور حاجی محمت آفندی کی روح کے لئے،

الفاتحہ۔

حضرت شیخ محمد محمت عادل
۲۵ فروری ۲۰۱۷ / ۲۸ جمادی الاول ۱۴۳۸
صبح نماز، اکبابا درگاہ۔